REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۲۷ وفا ۱۳۳۹ ہش ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۱۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد

ایبٹ آباد ۲۵ جولائی بوقت ۸ بجے شب

رات حضور کو نیند اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی آگئی۔ آج دن بھر طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ مگر مغرب کے بعد سے کچھ گھبراہٹ کی شکایت ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حج بیت اللہ کے حالات پر تقریر

آج مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۶۰ء کو بعد نماز مغرب مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید مسجد محمود میں حج بیت اللہ شریف کے حالات سنائیں گے دوستوں سے درخواست ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔

(سیکرٹری امور عامہ دار الصدر جنوبی ربوہ)

ایران کے فیصلہ کے باوجود پاکستان اسرائیل کو تسلیم نہیں کریگا وزیر خارجہ کا اعلان

پاکستان کا نیا آئین جنوری سنہ ۱۹۶۱ء تک تیار ہو جائے گا

لاہور ۲۶ جولائی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے اعلان کیا ہے کہ ایران نے اسرائیل کو تسلیم کرنے اور اس سے سفارتی تعلقات استوار کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ پاکستان کو متاثر نہیں کرے گا۔ پاکستان اس فیصلہ کا کئی بار اعلان کر چکا ہے کہ وہ یہودی مملکت اسرائیل کو ہرگز تسلیم نہیں کرے گا۔ ڈھاکہ جاتے ہوئے والٹن کے فضائی اڈہ پر وزیر خارجہ نے بتایا کہ اسرائیل کے بارے میں پاکستان کی پوزیشن پوری طرح واضح کی جا چکی ہے۔ وزیر خارجہ نے یہ توقع ظاہر کی کہ نیا آئین اگلے سال جنوری تک تیار ہو جائے گا۔ آپ نے کہا کہ اگر آئین کمیشن کی رپورٹ اس سال نومبر تک موصول ہو گئی تو آئین کا مسودہ تیار کرنے کا کام بڑی تیزی سے شروع کرایا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ آئین مرتب کرنے کا کام بہت بڑا ہے۔ آپ نے بتایا کہ سنہ ۱۹۳۵ء کا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ تیار کرنے میں کئی سال لگے تھے۔

معدہ کی بیماری سے ضلع سیالکوٹ میں مزید تیرہ اموات

بیماری پر قابو پانے کی موثر کوششیں۔ مزید طبی عملہ سیالکوٹ پہنچ گیا

سیالکوٹ ۲۶ جولائی۔ کل سیالکوٹ شہر کے تمام ڈاکٹروں نے معدے کی پراسرار بیماری پر قابو پانے کے لئے اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر مقامی حکام کے سپرد کر دیں لاہور سے پانچ لیڈی ہیلتھ وزیٹرز اور آٹھ نرسیں بھی سیالکوٹ پہنچ گئی ہیں۔ دریں اثناء سرکاری اطلاع کے مطابق کل ضلع سیالکوٹ میں معدے کے وبائی مرض سے مزید تیرہ اموات ہوئیں۔ اس طرح اس ضلع میں اس مرض سے اب تک جو افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد ۸۷ تک پہنچ گئی ہے۔۔۔۔ کل لاہور کے ۲ ہسپتالوں میں اسہال کے تین مریض داخل کئے گئے۔ ان کی حالت تشویشناک نہیں تاہم شہر میں ایک شخص کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ اسی طرح سرگودھا شہر میں بھی کل ایک شخص اس مرض سے ہلاک ہوا ہے دونوں شہروں میں زبردست احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی کامیاب سالانہ کانفرنس اور خدام کا پانچ روزہ اجتماع

کانفرنس اور اجتماع میں ملک کے دور دراز علاقوں کے احمدی نمائندگان کی شرکت

بنڈونگ (بذریعہ تار) مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا مطلع فرماتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا سالانہ اجتماع پانچ روز جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۲ جولائی کو خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ اجتماع میں انڈونیشیا کی مختلف مجالس خدام الاحمدیہ کے قریباً ۱۷۵ نمائندہ خدام نے شرکت کی۔۔۔ اسی طرح جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی سالانہ کانفرنس اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ مورخہ ۲۲ جولائی سے شروع ہو گئی ہے۔ کانفرنس میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے انڈونیشیا کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کے ۲۸۵ نمائندے اور زائرین شرکت کر رہے ہیں۔ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے روح پرور پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ کانفرنس کے موقعہ پر وسیع پیمانے پر ایک تبلیغی جلسے کا بھی اہتمام کیا جا رہا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ جماعت انڈونیشیا کی تبلیغی مساعی میں برکت ڈالے اور اس کے نیک ثمرات پیدا فرمائے آمین۔

ایمبولنس کار

★ مریضوں کو گھر سے ہسپتال یا ہسپتال سے گھر اور لائل پور سے باہر (کسی بھی جگہ) مناسب کرایہ پر پہنچاتی ہے۔

★ دن یا رات کے کسی بھی حصہ میں اگر آپ کو کسی دوائی کی ضرورت پڑے یا نسخہ تیار کروانا ہو۔

★ رات کے کسی حصہ میں تجربہ کار نرس کی ضرورت ہو

تو

شاہ میڈیکو ۳۳ کچہری بازار لائل پور پر تشریف لائیں

دوائی فضل الٰہی جس کے استعمال سے بفضلہ تعالےٰ نرینہ اولاد پیدا ہوتی ہے قیمت مکمل کورس ۱۶ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

نظام جماعت سے حقیقی فائدہ اٹھانے کیلئے ضروری ہے کہ افراد اپنی غلطیوں اور کمزوریوں کی اصلاح کریں

اگر غلطیوں کی اصلاح نہ کی جائے تو مفید سے مفید نظام بھی مصیبت اور تکلیف کا موجب بن سکتا ہے

خلیفۂ وقت کے مقرر کردہ عہدیداروں کی اطاعت بھی ضروری ہے

لیکن عہدیداروں کا بھی فرض ہے کہ وہ کبھی اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳؍ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء بمقام قادیان

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

نظام جہاں اپنے اندر

بہت سی برکات

رکھتا ہے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ وہاں اس میں بہت سی پیچیدگیاں بھی ہوتی ہیں اور جتنا نظام بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اتنی ہی اس میں پیچیدگیاں بھی بڑھتی چلی جاتی ہیں اس کے مقابلہ میں جتنی کوئی چیز منفرد اور اکیلی ہو اتنی ہی وہ سادہ ہوتی ہے پس جہاں نظام کے ذریعہ قوموں اور مذہبوں کو فوائد پہنچتے ہیں۔ وہاں اس کی وجہ سے بعض دفعہ غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں اور جو لوگ نظام سے سچا فائدہ اٹھانا چاہیں اُن کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ان غلطیوں کی اصلاح کریں اور اصلاح کرتے چلے جائیں۔ اگر اُن غلطیوں کی اصلاح نہ کریں تو آہستہ آہستہ وہی نظام جو نہایت مفید ہوتا ہے کسی وقت لوگوں کے لئے عذاب بن جاتا ہے۔ یہ جو آجکل ڈکٹیٹر شپ نازی ازم اور فیسی ازم رائج ہیں۔ یہ بھی

نظام کی بگڑی ہوئی صورتیں

ہیں۔ یہ جو کمیونزم اور بالشوزم کہلاتے ہیں یہ بھی نظام کی بگڑی ہوئی صورتیں ہیں۔ ہیں وہ نظام ہی لیکن ان کی کل ٹیڑھی چل گئی اور کل کے بگڑ جانے کی وجہ سے ان میں ایسی خرابیاں پیدا ہو گئیں کہ وہ دنیا کے لئے مصیبت اور عذاب بن گئے۔ اسلام نے بھی ایک نظام قائم کیا ہے۔ اور ہمارا دعوےٰ ہے کہ وہ نہایت ہی اعلیٰ نظام ہے۔ مگر جس طرح باقی نظام پیچیدہ ہیں ویسے ہی وہ بھی پیچیدہ ہے۔ چنانچہ مسلمانوں میں سے ہی وہ ایک گروہ کو اٹھاتا ہے اور اسے اٹھا کر دوسروں کے لئے ان کی اطاعت واجب کر دیتا ہے۔ بعض لوگ غلط فہمی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ صرف خلیفہ ہی واجب الاطاعت ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم نے صاف طور پر ایسا نظام بتایا ہے جس میں صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ خلیفہ کے مقرر کردہ عہدیدار بھی واجب الاطاعت ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم (النساء ع) اس کے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں جیسا کہ کئے گئے ہیں کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کے بعد اولی الامر کی مگر

اس کے معنے یہ بھی ہیں

بلکہ قریب ترین معنے یہی ہیں کہ تم اللہ کی اطاعت کرو۔ تم رسول کی اطاعت کرو اور تم اس زمانہ میں اولی الامر کی بھی اطاعت کرو گویا اللہ بھی موجود ہے رسول بھی موجود ہے اور اولی الامر کی اطاعت بھی ضروری ہے اور یہ وہ معنے ہیں جن کی قرآن کریم کی متعدد آیات سے تصدیق ہوتی ہے۔ مثلاً جہاں خبروں کے پھیلانے کا ذکر ہے وہاں اللہ تعالےٰ نے یہی فرمایا ہے کہ کیوں تم ان لوگوں تک خبریں نہیں پہنچاتے جو بات کو سمجھنے کے اہل ہیں اور جن کے سپرد اس قسم کے امور کی نگرانی ہے گویا وہ ایک جماعت تھی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھی۔ اور لوگوں کو حکم تھا کہ بجائے پبلک میں غیر ذمہ دارانہ طور پر خبریں پھیلانے کے اسے پہنچائی جائیں۔ پس یہ آیت بتاتی ہے کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو عام لوگوں سے ایک امتیاز رکھتے تھے اور لوگوں کو حکم تھا کہ وہ ضروری باتیں ان تک پہنچائیں پھر

ایک اور دلیل

اس بات پر کہ اولی الامر کی اطاعت اللہ اور رسول کی موجودگی میں ہی ضروری ہے یہ ہے کہ اللہ کے بعد رسول کی اطاعت نہیں ہوتی۔ بلکہ اُس کی موجودگی میں ہی رسول کی اطاعت ضروری ہوتی ہے۔ یہ معنے نہیں ہیں کہ اللہ تعالےٰ نعوذ باللہ فوت ہو جائے تو تم رسول کی اطاعت کرو۔ اور رسول فوت ہو جائے تو اولی الامر کی اطاعت کرو بلکہ اللہ کی موجودگی میں رسول کی اطاعت کا حکم ہے۔ اسی طرح رسول کی موجودگی میں ہی اولی الامر کی اطاعت اور ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے۔)

ممکن ہے کوئی اعتراض کر دے کہ رسول کی اطاعت کا تو حکم ہوا مگر خلیفہ کی اطاعت کا کہاں حکم ہے؟ سو ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خلیفہ رسول کا قائم مقام ہوتا ہے۔ چنانچہ خلیفہ کے معنے نائب کے ہیں مگر وہ نائب اور قائم مقام اولی الامر کا نہیں بلکہ رسول کا ہوتا ہے پس قرآن کریم کا یہ حکم ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور جب رسول فوت ہو جائے تو تم اس کے خلیفہ کی اطاعت کرو اور اس زمانہ میں اولی الامر کی بھی اطاعت کرو۔ کیونکہ کوئی نظام اس وقت تک نہیں چل سکتا جب تک

خلیفہ کے مقرر کردہ عہدیداروں کی اطاعت

لوگ اپنے لئے ضروری خیال نہ کریں اسلئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ من اطاع امیری فقد اطاعنی و من عصیٰ امیری فقد عصانی یعنی جس نے میرے مقرر کردہ حاکم کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ حاکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی کیونکہ میں ہر جگہ نہیں پہنچ سکتا۔ مجھے لازماً کام کو عمدگی سے چلانے کے لئے اپنے نائب مقرر کرنے پڑیں گے۔ اور لوگوں کے لئے ضروری ہو گا کہ ان کی اطاعت کریں اگر وہ اطاعت نہیں کریں گے تو نظام ٹوٹ جائے گا۔ پس ان کی اطاعت درحقیقت میری اطاعت ہے۔ اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی۔ تو اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم میں

ایک ایسا مکمل نظام

پیش کیا گیا ہے۔ جس کے تحت ایک ہی زمانہ میں اللہ کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ رسول کی اطاعت بھی ضروری ہے اور اگر رسول نہ ہو۔ تو اس کے خلیفہ کی اطاعت ضروری ہے اور اسی زمانہ میں اولی الامر کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ اللہ ایک ہے رسول ایک ہے۔ خلیفہ بھی ایک ہی ہوگا۔ لیکن اولی الامر کئی ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے اولی الامر میں جمع کا صیغہ رکھا گیا ہے۔ کیونکہ یہ کئی ہوں گے اور گو خلیفہ ایک ہوگا مگر اس کے تابع بہت سے عہدیدار ہوں گے یہ اسلامی تنظام ہے جسے قرآن کریم پیش کرتا ہے۔ اور وہ امت محمدیہ کو حکم دیتا ہے کہ

اولی الامر کی اطاعت

کرو۔ لیکن اس میں بعض دفعہ ایک بگاڑ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ غلطی سے اولی الامر یہ خیال نہیں کرتے کہ لوگوں پر ان کی جو اطاعت فرض ہے وہ اولی الامر ہونے میں ہے۔ زید اور بکر ہونے میں نہیں زید اور بکر ہونے میں تو رسول کی اطاعت بھی نہیں۔ یوں تو رسول کا مقام ایسا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مومنوں کو یہی حکم دیتا ہے۔ کہ اس کی اطاعت کرو۔ مگر خدا نے انہیں جو حق دیا ہے۔ وہ ہر بات میں نہیں اور نہ ہر بات میں انہوں نے کبھی اپنے حق کا اظہار کیا ہے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ حق نہیں تھا اور نہ آپ نے کبھی ایسا کیا کہ کسی کی بیٹی کا اپنی مرضی سے کسی دوسرے سے نکاح کر دیں۔ اسی طرح آپ نے کبھی کسی سے نہیں کہا کہ اپنا مکان فلاں کو دے دو۔ بلکہ آپ نے ان امور میں ان کے اختیارات کو بحال رکھا چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک لڑکی جو غلام تھی اور اس کا خاوند بھی غلام تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد آزاد ہوئی تو اسے شریعت کے ماتحت اس امر کا اختیار دیا گیا کہ چاہے تو وہ اپنے غلام خاوند کے نکاح میں رہے اور چاہے تو نہ رہے

اتفاق کی بات ہے

بیوی کو اپنے خاوند سے شدید نفرت تھی۔ اور ادھر خاوند کی یہ حالت تھی کہ اسے بیوی سے عشق تھا۔ جب وہ آزاد ہوئی۔ اور غلام نہ رہی تو اس نے کہا کہ میں ایسے اس کے پاس نہیں رہ سکتی۔ خاوند کو چونکہ اس کے ساتھ شدید محبت تھی۔ اس لئے جہاں وہ جاتی وہ پیچھے پیچھے چلا جاتا۔ اور رونا شروع کر دیتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اس حالت میں دیکھا۔ تو آپ کو رحم آیا۔ اور آپ نے اس لڑکی سے کہا کہ اگر تم اس کے پاس رہو تو تمہارا کیا حرج ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ یہ آپ کا حکم ہے یا مشورہ۔ آپ نے فرمایا مشورہ ہے حکم نہیں۔ کیونکہ اب تم آزاد ہو چکی ہو۔ اور شریعت کی طرف سے تمہیں اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ چاہو تو تم اپنے غلام خاوند کے پاس رہو۔ اور چاہو تو نہ رہو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ آپ کا مشورہ ہے۔ تو پھر میں اسے ماننے کے لئے تیار نہیں۔ مجھے اس سے نفرت ہے۔ تو

ذاتی معاملات میں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کبھی دخل نہیں دیتے تھے۔ اسی طرح خلفاء نے بھی کبھی ذاتی معاملات میں دخل نہیں دیا۔ خود میرے پاس کئی لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری لڑکی کا آپ جہاں چاہیں نکاح پڑھا دیں۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ مگر باوجود اس کے کہ آج تک مجھے سینکڑوں لوگوں نے ایسا کہا ہوگا۔ میں نے کسی ایک کی بات بھی نہیں مانی۔ میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ مجھ پر کیا آگے ذمہ داریاں کم ہیں کہ اب میں اور ذمہ داریوں کو بھی اٹھالوں۔ ممکن ہے میں انتخاب میں کوئی غلطی کر جاؤں۔ اور اس طرح قیامت کے روز خدا تعالےٰ کے حضور مجھے جواب دہ ہونا پڑے۔ پس میں کیوں اس بوجھ کو برداشت کروں۔ شاید ماں باپ یہ سمجھتے ہوں کہ لڑکیوں کا نکاح کرتے وقت ان پر کوئی ذمہ واری عائد نہیں ہوتی۔ مگر میرے نزدیک

والدین پر بہت بڑی ذمہ واری

ہوتی ہے اور ان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ سوچ سمجھ کر اور دعاؤں سے کام لینے کے بعد اپنی لڑکیوں کا نکاح کیا کریں۔ اگر وہ بے احتیاطی سے کام لیں گے۔ تو یقیناً وہ خدا تعالےٰ کے حضور جواب دہ ہوں گے پس جبکہ نکاح کرانا ایک خاص ذمہ واری کا کام ہے۔ تو بالکل ممکن ہے مجھ سے کسی کے معاملہ میں کوئی بے احتیاطی ہو جائے۔ اور قیامت کے دن باپ تو آزاد ہو جائے اور میں اس کا جواب دہ ٹھہر جاؤں۔ پس باوجود اس کے کہ میرے زمانہ خلافت میں سینکڑوں لوگوں نے مجھے یہ کہا ہوگا کہ آپ جہاں چاہیں میری لڑکیوں کا نکاح کر دیں۔ مجھے اس وقت ایک مثال بھی ایسی یاد نہیں۔ جس میں میں نے دخل دیا ہو۔ اور اپنی مرضی سے ان کی لڑکیوں کا کہیں نکاح کر دیا ہو۔ میں ہمیشہ انہیں یہی جواب دیتا ہوں کہ جب مجھے کسی رشتہ کا علم ہوا تو آپ کو اطلاع دے دوں گا۔ آگے یہ

ماں باپ کا فرض ہے

کہ وہ غور کر لیں کہ وہ رشتہ ان کے لئے موزوں ہے یا نہیں۔ ایسے موقعہ پر بعض لوگ اصرار بھی کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں میں نے اپنی لڑکیوں کا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا ہے۔ مگر میں یہی کہتا ہوں کہ میں اس کے لئے تیار نہیں۔ ہاں جب بھی مجھے رشتوں کا علم ہوگا۔ میں لڑکے آپ کے سامنے پیش کرتا چلا جاؤں گا۔ آپ کو پسند آئیں تو لیتے جائیں اور اگر پسند نہ آئیں تو رد کرتے جائیں تو اللہ تعالےٰ نے اولی الامر کو جو حکومت دی ہے۔ وہ ذاتی معاملات میں نہیں قومی معاملات میں ہے۔ رسول کو بھی اور خلیفہ کو بھی اور اولی الامر کو بھی یہ قطعاً حق حاصل نہیں۔ کہ وہ ذاتی معاملات میں لوگوں پر رعب جتائیں۔ مثلاً مجھے یہ حق حاصل نہیں کہ میں جماعت کے کسی آدمی سے یہ کہوں کہ میں چونکہ خلیفہ ہوں اس لئے تم میری نوکری کرو۔ اور جو تنخواہ میں دوں وہ قبول کرو۔ یہ

خلافت کا کام

نہیں بلکہ ایک دنیوی کام ہے اور دوسرے شخص کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اگر چاہے تو انکار کر دے چاہے یہ کہے کہ میں نوکر نہیں ہونا چاہتا اور چاہے یہ کہے کہ جو تنخواہ آپ دیتے ہیں۔ وہ مجھے منظور نہیں۔ اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا کیونکہ شریعت نے ان معاملات میں اسے آزادی بخشی ہے۔ یا فرض کرو میں اپنا مکان بنانے کے لئے کسی دوست سے کوئی زمین خریدنا چاہتا ہوں تو

ہر شخص کا حق ہے

کہ وہ اگر چاہے تو انکار کر دے۔ مثلاً یہی کہہ دے کہ جو قیمت آپ دینا چاہتے ہیں۔ اس پر میں زمین فروخت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یا یہ کہہ دے کہ میں زمین بیچنا ہی نہیں چاہتا۔ بہر حال یہ اس کا حق ہے۔ جسے وہ استعمال کر سکتا ہے یہی حال اولی الامر کا ہے۔ ہماری جماعت میں بھی کچھ ناظر ہیں اور کچھ ناظروں کے ماتحت عہدیدار مقرر ہیں۔ ان ناظروں اور عہدہ داروں کو بھی دینی محدود اختیارات حاصل ہیں۔ جو جماعتی نظام سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں ایسے کاموں کا سوال آجائے گا۔ جو نظام جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔ وہاں اگر بعض لوگ ان کے کرنے سے انکار کر دیں۔ تو یہ ان کا حق سمجھا جائے گا۔ مجھے

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے

کہ میرے پاس ایسی رپورٹیں پہونچتی رہتی ہیں کہ بعض آدمی ذاتی کام لیتے وقت اپنے عہدہ کے جتلانے کے عادی ہیں۔ اور وہ بات کرتے وقت دوسروں سے کہہ دیتے ہیں کہ تم جانتے ہو میں کون ہوں۔ میں ناظر امور عامہ ہوں یا ناظر تعلیم و تربیت ہوں یا ناظر اعلےٰ ہوں یا فلاں عہدے دار ہوں۔ اس قسم کے الفاظ کا دہرانا یقیناً اس ذمہ واری کے ادا کرنے کے خلاف ہے جس کا اسلام ان سے مطالبہ کرتا ہے۔ ہر شخص جسے خدا نے بعض معاملات میں آزادی دے رکھی ہے۔ اس کے متعلق ہم یہ حق نہیں رکھتے کہ اس کی آزادی کو سلب کریں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال

موجود ہے۔ آپ نے ذاتی معاملات میں کبھی دخل نہیں دیا۔ آپ نے بریرہ سے یہ نہیں کہا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ تم میری بات مان لو۔ بلکہ فرمایا کہ یہ میرا ذاتی مشورہ ہے اسے ماننا یا نہ ماننا تمہارے اختیار کی بات ہے۔ اسی طرح بعض سودے ہوتے جن کے متعلق آپ نے صحابہؓ سے یہی فرمایا کہ لوگوں سے مشورہ کر لو۔ اور جو کچھ صحیح سمجھو اس کے مطابق کام کرو۔ تو جماعت کے ذمہ دار کارکنوں کو میں

ہدایت کرتا ہوں

کہ وہ اپنے عہدے لوگوں کو ڈرانے کے لئے استعمال نہ کیا کریں۔ جو شخص کسی جھگڑے کے موقعہ پر یہ کہتا ہے کہ تم جانتے ہو میں کون ہوں میں ناظر امور عامہ ہوں یا ناظر تعلیم و تربیت ہوں یا ناظر اعلیٰ ہوں وہ اپنے عمل سے یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ نظارت کو دوسرے معاملات میں بالا سمجھتا ہے۔ حالانکہ نظارت کا اپنا ایک محدود دائرہ ہے۔ اس دائرہ سے باہر اس کے اختیارات نہیں یا سلسلہ کا کوئی مربی اور کارکن ایسے مواقع پر اگر یہ کہتا ہے کہ تم جانتے ہو میں کون ہوں میں سلسلہ کا مربی ہوں یا سلسلہ کا کارکن ہوں۔ تو وہ اپنے عہدے کا ناجائز استعمال کرتا ہے۔ مثلاً دو آدمی آپس میں جھگڑ رہے ہوں۔ تو اگر ایک ایسا شخص جسے نظام نے لوگوں کے جھگڑوں

کا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر نہیں کیا وہاں جا کر کہتا ہے کہ میں سلسلہ کا مربی ہوں یا سلسلہ کا کارکن ہوں تو اس کے متعلق یہی سمجھا جائیگا کہ اس نے اپنا عہدہ دوسروں پر رعب جتانے کے لئے استعمال کیا ہے۔ کیونکہ مربی کا کام لوگوں کی تربیت و اصلاح کرنا ہے نہ کہ جھگڑوں کا فیصلہ کرنا۔ اس کا یہ ہرگز حق نہیں کہ وہ لوگوں کے جھگڑوں کا فیصلہ کرے یا اپنا فیصلہ لوگوں سے منوائے۔ ہاں اگر کوئی قاضی ہو تو وہ ایسا کہہ سکتا اور اپنا فیصلہ بھی اس جھگڑے کے متعلق دے سکتا ہے تو

یہ ایک ایسی غلطی ہے

جس کی اصلاح نہایت ضروری ہے۔ پس میں جماعت کے تمام عہدیداروں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اس بارہ میں احتیاط ملحوظ رکھیں۔ اور علی الاعلان خطبۂ جمعہ میں میں نے اس کا اظہار اس لئے کیا ہے۔ تا دوسرے لوگ بھی نگران رہیں۔ اور جب سلسلہ کے کارکنوں میں سے کوئی اس کی خلاف ورزی کرے تو اس کی فوری طور پر میرے پاس رپورٹ کریں

میں اس بارہ میں اپنا ہی ایک واقعہ سنا دیتا ہوں جس میں میرا نام ایک موقع پر ناجائز طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ مگر جب مجھے معلوم ہوا تو میں نے اس افسر کو سختی سے ڈانٹا۔

وہ واقعہ یہ ہے

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے ہم قادیان کے اردگرد دیہات میں اپنے لئے زمینیں خریدتے رہتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں ہماری طرف سے ایک زمین کا سودا ہوا۔ مگر ابھی یہ سودا ہو ہی رہا تھا، کہ ننگل کے ایک شخص نے ہم سے زیادہ قیمت دے کر اس زمین کو خرید لینا چاہا۔ اس پر ہمارے مختار نے اسے کہا کہ تم خلیفۃ المسیح الثانی کا مقابلہ کرتے ہو یہ تمہارے لئے اچھی بات نہیں۔ مجھے جب اس بات کا علم ہوا تو میں نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ اس میں خلیفۃ المسیح کا کیا تعلق ہے یہ سودا "خلیفۃ المسیح" سے نہیں بلکہ مرزا محمود احمد سے ہو رہا تھا اور دوسرا فریق اس بات کا حق رکھتا تھا کہ اگر وہ چاہے تو سودے سے انکار کر کے کسی دوسرے سے سودا شروع کر دے۔

یہ زمیندارہ معاملہ ہے

اور اس میں دوسرا شخص اختیار رکھتا ہے کہ وہ چاہے تو مان لے اور چاہے تو نہ مانے اس میں خلافت یا خلیفۃ المسیح کا کوئی سوال نہیں اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ دوسرے نے خلیفۃ المسیح کا مقابلہ کیا۔

گو اخلاقی طور پر میرے نزدیک دوسرے فریق کی غلطی تھی کیونکہ جب کوئی شخص سودا کر رہا ہو تو دوسرے کو اس میں دخل نہیں دینا چاہیئے۔ مگر شریعت میں چونکہ یہ بھی مسئلہ ہے کہ جب تک کچھ پیشگی رقم نہ دے دی جائے اس وقت تک سودا مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دوسرے کو اختیار ہوتا ہے۔ کہ وہ چاہے تو سودے سے انکار کر دے اور کسی دوسرے شخص کو زیادہ قیمت پر دے دے۔ بہر حال ہمارے ملک میں چونکہ عام طور پر لوگوں کو

اپنے عہدے جتانے کی عادت ہے

جیسے تحصیلدار کہہ دیا کرتے ہیں کہ تم جانتے ہو ہم کون ہیں ہم تحصیلدار ہیں یا ڈپٹی کمشنر کہہ دیا کرتے ہیں۔ تم جانتے ہو ہم کون ہیں ہم ڈپٹی کمشنر ہیں۔ اسی طرح انہوں نے بھی دھمکی دے دی اور کہا کہ تم جانتے ہو یہ سودا خلیفۃ المسیح کر رہے ہیں پس تم کسی اور سے نہیں بلکہ خلیفۃ المسیح کا مقابلہ کر رہے ہو۔ حالانکہ یہ زمین خلیفۃ المسیح نہیں بلکہ مرزا محمود احمد خرید رہا تھا۔ اور مرزا محمود احمد کے مقابلہ میں ایسے معاملات میں ہر شخص خواہ وہ احمدی ہو یا نہ ہو۔ اس بات کا حق رکھتا ہے کہ وہ اگر چاہے تو انکار کر دے غرض اخلاقی طور پر گو اس سے غلطی ہوئی۔ مگر میں نے پسند نہ کیا کہ میں واقف ہو کر اس کی ناواقفیت سے فائدہ اٹھا لوں۔ تو لوگ بلا وجہ اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اسی طرح جو عہدیدار ہیں۔ ان کی عورتوں کے متعلق میرے پاس شکایات آتی رہتی ہے۔ کہ وہ بھی دوسروں پر رعب جمانا چاہتی ہیں گویا جو احترام ناظر امور عامہ کو حاصل ہے وہی ناظر امور عامہ کی بیوی بھی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اور جس طرح ملکہ کو ایک حق حاصل ہوتا ہے اسی طرح وہ بھی اپنا حق جتانا چاہتی ہے حالانکہ ناظر امور عامہ کی بیوی کو کوئی حق نہیں کہ وہ لوگوں پر رعب جتائے وہ جماعت میں محض ایک فرد کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر جماعت کے لوگ اس لحاظ سے کہ اس کا خاوند قوم کا ایک خادم ہے۔ اس کی عزت کریں تو

یہ ایک اچھی بات ہے

لیکن محض اس وجہ سے کہ وہ ناظر امور عامہ کی بیوی ہے یا ناظر امور خارجہ کی بیوی ہے یا ناظر ضیافت کی بیوی ہے یا ناظر بیت المال کی بیوی ہے یا ناظر تعلیم و تربیت کی بیوی ہے۔ یا ناظر اعلیٰ کی بیوی ہے اس کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ دوسروں پر رعب جتائے۔ وہ جماعت کا ایک ویسا ہی

فرد ہے جیسے کوئی معمولی سے معمولی شخص کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بعض لوگوں کو رتبہ دیا ہے وہ کام کے لحاظ سے دیا ہے اور ان سے تعلق رکھنے والوں کو یہ قطعاً حق حاصل نہیں کہ وہ ان کے رتبہ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر لوگوں پر رعب جتانا شروع کر دیں۔

پس جماعت کے دوستوں کو

نصیحت کرتا ہوں

کہ نظام کی برکتیں اس کی پیچیدگیوں کو حل کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ ورنہ نظام کے لفظ کا اندھا دھند استعمال خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ جیسے ہمارے مختار نے ایک زمین کے معاملہ میں دوسرے سے کہہ دیا کہ تمہارا مقابلہ خلیفۃ المسیح سے ہے حالانکہ وہاں خلافت کا کوئی سوال نہ تھا۔ بلکہ اپنی ذاتی حیثیت میں میری طرف سے ایک سودا ہو رہا تھا۔ اور ایسی صورت میں دوسرے فریق کا حق تھا کہ وہ اگر چاہتا تو زیادہ قیمت پر دوسرے کو دے دیتا۔ اگر میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتا ہوں تو میری حیثیت خلیفہ کی ہوتی ہے اگر میں جماعت کو کوئی حکم دیتا ہوں تو میری حیثیت خلیفہ کی ہوتی ہے لیکن اگر میں اپنے لئے یا اپنے خاندان کے لئے کوئی زمین خریدتا ہوں تو اس میں میری حیثیت خلیفہ کی نہیں ہوتی اور دوسرا

اس بات کا حق رکھتا ہے

کہ وہ سودے سے انکار کر دے یہ ایسی ہی

بات یہ ہے جیسے ترکاری بکنے لگے تو ایک طرف سے میرا آدمی ترکاری لینے کے لئے چلا جائے اور دوسری طرف سے جماعت کا کوئی اور آدمی اب ایسے موقع پر اگر میرا آدمی دوسرے سے یہ کہے کہ تم ترکاری مت خریدو۔ کیونکہ خلیفۃ المسیح یہ ترکاری لینا چاہتے ہیں تو یہ اس کی غلطی ہوگی کیونکہ جیسے میرا حق ہے کہ ترکاری لوں اسی طرح اس کا حق ہے کہ وہ ترکاری لے۔ اگر وہ پہلے پہنچ جاتا ہے تو یقیناً اسی کا حق ہے۔ گو بعض دفعہ شریفانہ رنگ میں ایک دوسرے کی ضروریات کو بھی مدنظر رکھا جا سکتا ہے۔ اگر اس کی ضرورت زیادہ اہم ہوگی تو میرا آدمی اپنا حق چھوڑ سکتا ہے اور اگر میرے آدمی کی ضرورت زیادہ ہوگی تو دوسرا اپنا حق چھوڑ سکتا ہے۔

پس جماعت کے عہدیداروں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ

ہر چیز کو اس کی حد کے اندر رکھو

اگر تم اسے حد سے بڑھا دوگے تو وہ چیز خواہ کتنی ہی اعلیٰ ہو۔ بری بن جائے گی ایک شاعر کا ایک شعر ہے جو مجھے یاد تو نہیں مگر اس کا مفہوم یہ ہے کہ تل بڑی خوبصورت چیز ہے۔ لیکن جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو مسّہ بن جاتا ہے۔ پس ہر چیز کو اس کی حد کے اندر رکھو۔ نظام کو بھی اور انفرادی معاملات کو بھی اور کبھی اپنے عہدوں کا نام لے کر ذاتی معاملات میں دوسروں پر رعب نہ ڈالو۔

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع اپنی امتیازی خصوصیات کے ساتھ انشاء اللہ العزیز ۲۸، ۲۹، ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع خالص دینی اور تربیتی اجتماع ہے۔ جس میں شریک ہونیوالے اکثر احباب خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ زعماء / زعماء اعلیٰ و دیگر عہدیداران سے گذارش ہے کہ احباب کو مسلسل تحریک فرماتے رہیں۔ کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں کثرت سے شریک ہوں۔ نیز شوریٰ انصار اللہ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز مقامی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد پندرہ ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔

اس اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی۔ شوریٰ انصار اللہ کے نمائندگان کے اسماء گرامی کے متعلق مرکز میں اطلاع زیادہ سے زیادہ ۱۵ اکتوبر تک پہنچ جانی چاہیئے۔ بیس ۲۰ اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ ناظم اعلیٰ / ناظم زعیم اعلیٰ / زعیم بحیثیت عہدہ شوریٰ کے رکن ہونگے۔

سالانہ اجتماع کا چندہ بھی ازراہ کرم جلد بھجوا دیا جائے۔ تا اجتماع کی تیاری میں روک پیدا نہ ہو۔

خاکسار۔ محبوب عالم خالد ایم اے
قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ایک نوجوان کے دو سوالوں کا جواب

کیا ابوجہل کا یہ لقب لاتنابزو بالالقاب کے خلاف نہیں

جب حضرت عثمانؓ نے خلافت کی دستبرداری سے انکار کیا — تو حضرت امام حسنؓ کیوں اس پر رضامند ہوگئے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

کراچی کے ایک نوجوان میاں عبدالمجید صاحب ناصر نے اپنے ایک خط میں دو سوال لکھکر بھجوائے ہیں۔ ان سوالوں کا مختصر سا اصولی جواب دوسرے دوستوں کے فائدہ کے لئے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ والسلام

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ۔ ۲۲ جولائی ۱۹۶۰ء)

مکرم و محترم عبدالمجید صاحب ناصر کراچی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
آپ کا خط موصول ہوا۔ اگر آپ سوچنے کی عادت ڈالیں تو آپ کو ان چھوٹے چھوٹے مسائل میں پوچھنے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ بلکہ آپ خود ہی انہیں حل کر لیا کریں۔ اور آپ کے علم میں بھی اضافہ ہو۔ ہم اپنے نوجوان سے یہی توقع رکھتے ہیں۔ بہر حال بہت مختصر طور پر بلکہ صرف اشارہ کے رنگ میں لکھتا ہوں:۔

(۱) پہلا سوال آپکا یہ ہے کہ جب ابوجہل کا اصل نام اور تھا تو پھر لاتنابزو بالالقاب کے قرآنی حکم کے خلاف اس کا نام ابوجہل کیوں رکھا گیا؟ سو اسکے متعلق جاننا چاہیئے کہ ابوجہل چونکہ ایک عظیم الشان رسول بلکہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کھڑا ہوا تھا اور اس نے آپ کی مخالفت کو انتہا تک پہنچا دیا تھا۔ اور یہ مخالفت بھی حد درجہ مکروہ قسم کی نہایت جاہلانہ طریق کی تھی۔ اسلئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ نے خدائی منشاء کے ماتحت اس کا نام ابوجہل رکھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ گویا جہالت کا باپ ہے۔ یعنی جہالت میں انتہا تک پہنچا ہوا ہے اور اس میدان میں گویا ناپاک بچے پیدا کر رہا ہے اور یہ نام کوئی طعنہ نہیں تھا۔ بلکہ اس کی حالت کے عین مطابق تھا۔ کیونکہ وہ اپنی ناپاک مخالفت اور جہالت اور فسادی کارروائیوں میں تمام اخلاقی اور انسانی حدود سے تجاوز کر چکا تھا اور اسے امن اور انصاف اور دیانتداری کا کوئی پاس نہیں رہا تھا۔ آنحضرت صلعم چونکہ خدا کے عظیم الشان رسول تھے اور تمام صحابہ آپ کے ساتھ اور آپ کے پیرو اور تابع تھے اسلئے آپ کا یہ فیصلہ گویا ایک خدائی جج کا فیصلہ تھا۔ اور بالکل حقیقت پر مبنی تھا۔ طعن نہیں تھا۔
باقی رہا یہ قرآنی ارشاد کہ لاتنابزو بالالقاب۔ سو یہ بالکل درست ہے مگر یہ ایسے لوگوں کے متعلق ہے۔ جو بلا سوچے سمجھے دوسرے لوگوں کا بلاوجہ یا عادتاً کوئی نام رکھدیتے ہیں۔ اور اس میں طعن اور استہزاء کا طریق اختیار کرتے ہیں۔ پس فرق ظاہر ہے۔
یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ابوجہل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو محمد کی بجائے نعوذ باللہ مذمّم کہہ کر پکارا کرتا تھا۔ سو ابوجہل کا نام خدا کی طرف سے اسکے اس ناپاک طعن کا جواب تھا۔ اسے عام لوگوں کے القاب دینے سے کوئی دور کی بھی نسبت نہیں۔

(۲) دوسرا سوال آپ کا یہ ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خلافت سے دستبرداری کو خدائی منشاء اور ارشاد نبوی کے خلاف جانا اور سختی سے انکار کیا بلکہ اس کی وجہ سے مرنا تک قبول کیا تو حضرت امام حسنؓ نے کیوں خلافت سے دستبرداری دے دی؟ سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ اول تو حضرت عثمانؓ نے اپنے متعلق خدا اور رسول کے اس ارشاد کی تعمیل کی کہ "خدا انہیں ایک قمیص پہنائے گا اور لوگ اسے اتارنا چاہیں گے مگر تم اسے نہ اتارنا" اور اس کے مقابل پر حضرت امام حسنؓ نے اپنے متعلق رسول کے ارشاد کو پورا کیا جو یہ تھا کہ "میرا یہ بیٹا دو مسلمان گروہوں میں صلح کرائے گا" پس دونو سرخرو ہو گئے اور کوئی اعتراض نہ رہا۔
علاوہ ازیں حضرت امام حسنؓ کی خلافت سے دستبرداری اپنی خلافت کے استحکام سے پہلے تھی اور استحکام سے پہلے کی دستبرداری جو ایک نیک غرض سے کی گئی ہو اور اس میں اعلیٰ جماعتی مفاد مقصود ہوں اور خلیفہ برضاء و خود اس پر اتفاق کر جائے۔ قابل اعتراض نہیں۔ قرآن شریف نے ولیمکنن لھم دینھم کے الفاظ میں یہی ارشاد فرمایا ہے کہ تمکنت کے بعد خلافت کا استحکام ہوتا ہے۔ اور چونکہ حضرت امام حسنؓ کا یہ فعل تمکنت سے پہلے تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق تھا۔ اس لئے اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔
مزید وضاحت کے لئے آپ اس بارے میں میری کتاب سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم کا آخری باب بھی جو نظام خلافت کے متعلق ہے ضرور ملاحظہ کریں۔ اس سے ظاہر ہوگا کہ حضرت امام حسنؓ کی دستبرداری خلافت کے استحکام اور تمکنت سے پہلے تھی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق تھی۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دستبرداری کا مطالبہ آپ کی خلافت کے استحکام اور تمکنت کے بعد تھا۔ اور باغیوں کی طرف سے تھا اور پھر یہ مطالبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بھی صریح خلاف تھا۔ پس فرق ظاہر ہے۔ فافہم وتدبر ولا تکن من الممترین۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد
۱۱/۷/۶۰

قافلہ قادیان کیلئے حکومت کو درخواست بھجوادی گئی ہے

دوست اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ کے حصول کی کوشش فرمائیں

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ —

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے اس دفعہ قادیان کا قدیم مذہبی اجتماع ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کی تاریخوں میں ہوگا۔ اور قافلہ بشرط منظوری انشاء اللہ ۱۵ دسمبر کو لاہور سے روانہ ہوگا۔ اور ۲۰ دسمبر کو واپس آئیگا اس دفعہ دوستوں کی بڑھتی ہوئی روحانی خواہش کے پیش نظر پانچ سو افراد کے لئے درخواست دی گئی ہے۔ احباب کرام ابھی سے اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ تیار کرانے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ قافلہ میں شامل ہوکر اپنے مقدس مقامات کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں۔ جن جن دوستوں کا پاسپورٹ تیار ہوتا جائے (یہ پاسپورٹ کم از کم ۲۱ دسمبر ۱۹۶۰ء تک کا ہونا چاہیئے) وہ اپنے اپنے امیر مقامی کے ذریعہ میرے دفتر میں بھی اپنے پاسپورٹ کے نمبر وغیرہ سے اطلاع دیتے جائیں تاکہ انہیں مناسب انتخاب کے بعد قافلہ کی فہرست میں شامل کیا جا سکے۔ اس کے بعد دیگر ضروری کارروائی کی جائے گی۔ قافلہ کی درخواست آج حکومت کی خدمت میں روانہ کردی گئی ہے۔ دوست کامیابی کے لئے دعا بھی فرمائیں۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد
ناظر خدمت درویشاں ربوہ

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس

خیر امت بننے کے لئے لوگوں کو نیکی کی ترغیب دینا اور بری باتوں سے روکنا نیز اپنا نمونہ بہتر سے بہتر بنانا ضروری ہے اور یہی امور ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی کا موجب ہیں۔ زندہ چیز ہمیشہ بڑھتی ہے۔ اور مردہ چیز گھٹنی شروع ہو جاتی ہے غرض زندگی کی علامت بڑھنا ہے۔ پس الٰہی جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پر جمود ہرگز طاری نہ ہو۔ بلکہ ہر آن وہ بڑھنے اور ترقی حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہیں اور خیر امت قرار پانے کیلئے جو شرائط ضروری ہیں ان کی پابندی کرتے ہوئے اسلام کی کیفیت اور کمیت ہر دو لحاظ سے ترقی دینے کی کوشش جاری رکھے۔ یہی کوشش بالفاظ دیگر تحریک جدید ہے۔

تحریک جدید اپنے مبشرین کے ذریعہ بطریق احسن اکناف عالم میں اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو دوست ابھی تک اپنے وعدہ کی رقم ادا نہیں کر سکے وہ فوری طور پر ادا کر دیں تاکہ ہم صرف نام کے خیر امت نہ رہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اسی لقب کے مستحق قرار دئے جائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ ادا کرنے والے مخلصین کی بست فہرست

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسمائے گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمایا ہے۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

نمبر	نام	رقم
۱۷۰	مکرم منظور الحسن صاحب کوہاٹ	۱۵۰/-
۱۷۱	مکرم نواب زادہ محمد امین خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنوں	۱۵۰/-
۱۷۲	مکرم ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر نوشہرہ	۱۵۰/-
۱۷۳	مکرم ناصر احمد صاحب سیال نوشہرہ	۱۵۰/-
۱۷۴	مکرم ملک عبد المجید صاحب زعیم انصار اللہ ٹوپی ضلع مردان	۱۵۰/-
۱۷۵	مکرم ڈاکٹر محمد رفیق صاحب کھوکھر میڈیکل ہال نواں کلی ضلع مردان	۱۵۰/-
۱۷۶	مکرم چوہدری غلام حسین صاحب پنجاب کمیشن شاپ حویلیاں ضلع ہزارہ	۱۵۰/-
۱۷۷	مکرمہ محترمہ عقیل بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم فضل محمد صاحب پبی ضلع پشاور	۱۶۰/-
۱۷۸	مکرم خان غلام سرور خانصاحب گزر انی مور خشکی چارسدہ	۱۵۰/-
۱۷۹	مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ خان بہادر دلاور خانصاحب "	۵۰۰/-

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کی بھانجی خورشید بیگم کا نکاح مکرم فیض احمد صاحب ولد چوہدری عبد الغنی صاحب سکنہ ڈھو ضلع گجرات کے ہمراہ بعوض ۳۰۰ روپے حق مہر مکرم چوہدری عبد الخالق صاحب واقف زندگی سابق مبلغ ایسٹ افریقہ نے مؤرخہ ۱۴/۱ بمقام چک سکندر ضلع گجرات میں پڑھا۔ نیز خاکسار کے بھانجے عبد الرحمٰن صاحب کا نکاح عزیزہ ... بی بی بنت چوہدری تاج الدین صاحب سکنہ ماجرہ دیوہ کے ہمراہ بعوض ۳۰۰/- روپے حق مہر سید مصدق احمد شاہ صاحب معلم وقف جدید نے سکنہ ماجرہ میں ۱۲/۱ کو پڑھا۔ احباب دونوں رشتوں کو جانبین کے لئے دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ آمین۔

(عنایت اللہ انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) برادرم شمشاد دلگیر کی والدہ صاحبہ سیالکوٹ میں بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(شمیم احمد شاد ملتان شہر)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ⅘ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ⅕ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا ساتویں سال ⅖۔ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمیندارہ۔ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا چہارم مستورات کا۔ اور پنجم مختص بالذات اول۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔

اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبر ان بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پر اویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظیفہ لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ رقم ماہوار چندہ کے ساتھ بمد پنج سالہ منصوبہ ارسال فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم منظور احمد صاحب قریشی ٹائپ کاروز چوک نسبت روڈ لاہور کے لڑکے لطیف احمد صاحب قریشی نے امسال ایم۔بی۔بی۔ایس تھرڈ پروفیشنل کا امتحان پاس کیا ہے۔ قریشی صاحب نے اس خوشی میں الفضل کا ایک روزانہ پرچہ ایک غیر از جماعت دوست کے نام جاری کروایا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قریشی صاحب کے اس لڑکے کو ایم بی بی ایس کے فائنل امتحان میں نمایاں کامیابی عطا کرے۔ آمین

(مینیجر الفضل)

(۲) میرے چھوٹے لڑکے عزیزم عبد المتین خان نے اس دفعہ F.S.C کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم موصوف کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین (والدہ عبد الباسط گوجرانوالہ)

نوٹ:۔ محترمہ والدہ عبد الباسط صاحب نے مبلغ ۱۰/- روپے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر الفضل)

(۲) میری اہلیہ کو چند یوم سے شدید درد (قم معدہ) کا دورہ ہو جاتا ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(ماسٹر محمد مولاداد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شہزادہ ضلع سیالکوٹ)

(۳) میرے بھائی بشیر احمد صاحب رفیق مبلغ انگلستان لنڈن میں بعارضہ انفلوائنزا بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا کرے اور اپنے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(امۃ الکریم اہلیہ محمد حسن صاحب درانی)

جیوری سسٹم ختم کر دیا جائے گا"۔ وزیر قانون کا بیان

آرڈی ننس تیار کر لیا گیا۔ صدارتی کابینہ جلد غور کریگی

لاہور ۲۵ جولائی مسٹر محمد ابراہیم خاں وزیر قانون نے کہا ہے جیوری کا موجودہ طریقہ ختم کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا یہ فیصلہ "قانون کمیشن کی سفارشات کے مطابق کیا گیا ہے۔ جس نے کچھ عرصہ پیشتر اپنی رپورٹ حکومت کے سامنے پیش کی تھی۔

وزیر قانون راولپنڈی سے ڈھاکہ جاتے ہوئے والٹن کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے آپ ڈھاکہ میں گورنروں کی کانفرنس میں شریک ہوں گے جو بدھ کو منعقد ہوگی آپ نے انکشاف کیا کہ ملزموں کو سیشن سپرد کرنے کا مرحلہ بھی قانون کمیشن کی سفارش کے مطابق ختم کر دیا جائے گا۔ اسی طرح عدلیہ کے موجودہ نظام خاص طور پر ضابطہ فوجداری میں بھی اچھی خاصی تبدیلیاں کی جائیں گی آپ نے کہا یہ اقدامات غیر ضروری تاخیر اور بہت زیادہ اخراجات کا سدباب کرنے کے لئے کئے جا رہے ہیں آپ نے کہا ذاتی طور پر میں جیوری سسٹم قائم رکھنے کے حق میں ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ کیونکہ جج اور جیوری کے اتفاق سے بہتر انصاف ہو سکتا ہے جج قانون کے ٹیکنیکل امور سے پوری طرح آگاہ ہوتا ہے اور جیوری مقامی حالات و کوائف سے آگاہ ہوتی ہے آپ نے کہا پاکستان میں جیوری کے طریقے کو عملاً بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جیوری مقامی لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے لہٰذا عام طور پر وہ غیر جانبداری کو قائم نہیں رکھ سکتی۔ اور جج پر غلط اثر ڈالتی ہے۔ جیوری کے ارکان بدعنوانی کے مرتکب بھی ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے غلط فیصلہ ہو سکتا ہے۔

مسٹر محمد ابراہیم خاں نے بتایا کہ قانون کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد کرنے کے سلسلے میں جس آرڈی ننس کا مسودہ تیار کیا جا رہا تھا وہ اب مرتب ہو چکا ہے البتہ ابھی اسے صدارتی کابینہ کی منظوری حاصل ہونا ہے آپ سے پوچھا گیا کہ صدارتی کابینہ کب اس آرڈی ننس کے مسودے پر غور کرے گی۔ مسٹر محمد ابراہیم خاں نے جواب دیا غالباً جلد ہی غور کرے گی۔ آپ نے کہا۔ حکومت بہت مصروف ہے حکومت نے بہت سے کمیشن مقرر کر رکھے ہیں جن کا تعلق زندگی کے قریب قریب ہر شعبے سے ہے حکومت کو ان سب کی رپورٹوں پر پوری طرح غور کرنا ہے۔ آپ نے کہا حکومت کی دلی خواہش یہ ہے کہ جلد آئین نافذ کر کے حکومت کے فرائض عوام کو سونپ دئے جائیں۔ آپ نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا پاکستان میں متعدد اشخاص کی قلت ہے عوام کو مخلص لیڈر کی ضرورت ہے اور اگر قوم مخلص لیڈر کی خواہش کرتی ہے اور وہ صدر ایوب جیسے مخلص لیڈر کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو ذاتی طور پر مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ وہ اس وقت تک کیوں عوام کی خدمت میں مصروف نہ رہیں جب تک کہ خود عوام ان کی خدمات سے مستفید ہونے کی متمنی ہوں۔

نیپال میں چینی سفیر کی برطرفی

پیکنگ ۲۵ جولائی کمیونسٹ چین کے صدر نے نیپال میں متعین چینی سفیر پان زدی کو اپنے عہدے سے سبکدوش کر دیا ہے۔ ایجنسی نے بتایا ہے کہ کھٹمنڈو میں مسٹر پان کی جگہ چنگ شیہہ کو سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

قرآن کریم معرّیٰ
بطرز یسرنا القرآن
+ بڑا سائز مجلد ہدیہ ۸/۶ روپے
+ قاعدہ یسرنا القرآن ہدیہ ۱۰ آنے
+ قاعدہ خورد حصہ اول ہدیہ ۴ آنے
یہ قاعدہ
بچوں اور بڑوں کے قرآن مجید سیکھنے کیلئے
بے نظیر اور آسان ترین ذریعہ ہے
مکتبہ یسرنا القرآن۔ ربوہ

مسجد احمدیہ گھسیٹ پور کی تعمیر اور درخواست دعا

چک گھسیٹ پور (ضلع لاہور) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ اپریل سے احمدیہ مسجد زیر تعمیر ہے۔ مقامی احباب جماعت اس سلسلہ میں بڑی تندہی سے کام کر رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد اس مسجد کی تعمیر کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق دے۔ اور اس سلسلے میں جو احباب بھی کسی نہ کسی رنگ میں مدد کر رہے ہیں انہیں جزائے خیر سے نوازے اور ہر حال میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(عبدالرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھسیٹ پور ضلع لاہور)

نارتھ ویسٹرن ریلوے — ملتان ڈویژن

نوٹس

ایسے امیدواروں کی طرف سے جو ملتان ڈویژن میں وینڈنگ اور کیٹرنگ کے مندرجہ ذیل خالی ٹھیکے چلانے کے خواہشمند ہوں درخواستیں مطلوب ہیں جو بغیر جرح کی زیادہ سے زیادہ ۸ راگست ۱۹۶۰ء تک اس دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ صرف وہی موزوں اور اہل افراد یا فرمیں درخواست دیں جو:

(ا) کیٹرنگ کے کام سے متعلق رہے ہوں۔

(ب) اس امر کی تسلی بخش شہادت پیش کر سکتے ہوں کہ ان کے پاس مسافروں کی عمدہ طریقے پر سروس کرنے کے ضروری مالی اور دوسرے ذرائع موجود ہیں۔

(ج) اس پر عہد کرنے کے لئے تیار ہوں کہ وہ کاروبار خود یا اپنے ایجنٹوں کے ذریعے چلائیں گے اور منافع کی غرض سے ٹھیکہ کسی دوسرے کو کرایہ پر دے کر محض درمیانی واسطے کا کام نہیں کریں گے۔

(د) جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی اسٹیشن پر کیٹرنگ کا ٹھیکہ اس شرط پر چلا رہے ہوں کہ ان ٹھیکوں میں سے کوئی ٹھیکہ ملنے کی صورت میں انہیں موجودہ ٹھیکوں سے دستکش ہونا پڑے گا۔

نوٹ:۔ اگر درخواست کسی فرم یا کمپنی کی طرف سے پیش کی جائے تو اس فرم یا کمپنی کا باضابطہ طور پر رجسٹرار آف فرمز مغربی پاکستان لاہور کے ہاں رجسٹرڈ شدہ ہونا ضروری ہے۔ درخواست کے ہمراہ پارٹنر شپ ڈیڈ فارم "اے" اور رجسٹریشن فارم نمبر ۶ جاری کردہ رجسٹرار آف فرمز مغربی پاکستان لاہور کی مصدقہ نقول بھی پیش کی جائیں۔

(۲) درخواست خواہ انفرادی طور پر دی جائے یا اجتماعی طور پر حصہ داروں کی حیثیت میں دی جائے۔ دونوں صورتوں میں ہر درخواست کنندہ کے والد کا نام بھی درج کرنا ضروری ہے۔

(۳) درخواست کے ہمراہ پیشے، کوائف، اور کردار سے متعلق کسی مجسٹریٹ درجہ اول کا اصل سرٹیفکیٹ یا اس کی نقول بھی آنی چاہئیں۔

نمبر شمار	اسٹیشن	ٹھیکے کے کوائف
۱	تاتی پور	روٹی، سگریٹ، مٹھائی، پھل، چائے اور سرد مشروبات کا خوانچہ فروشی کا ٹھیکہ
۲	وہاڑی	ایضاً
۳	سلانوالی	صرف چائے کا سٹال
۴	فورٹ عباس	تمام اشیاء کی خوانچہ فروشی
۵	کھروڑ پکا	ایضاً
۶	کروڑ	ایضاً
۷	لیہ	ایضاً مع ریفریشمنٹ روم (پاکستانی سٹائل)
۸	پاکپتن	ریفریشمنٹ روم (پاکستانی سٹائل)

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ملتان

ایسٹرن پرفیومری کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ کے عطریات: سہاگ حنا، چنبیلی، شامِ شیراز، گل شبو، تحسین، ہیرآئل، ہر جنرل مرچنٹ سے طلب کریں۔

کمیونسٹوں کے خطرناک عزائم کے بارے میں صدر ایوب کا انتباہ

اشتراکی تسلط مشرقی پاکستان کے عوام کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دے گا

(صدر ایوب)

چاٹگانگ ۲۶ جولائی۔ صدر ایوب نے کل مشرقی پاکستان کے عوام کو کمیونسٹوں کے خطرناک عزائم سے خبردار رہنے کی تلقین کی۔ آپ نے کہا کہ کمیونسٹوں نے کلکتہ کے مرکز سے خفیہ سرگرمیاں شروع کر رکھی ہیں۔ وہ مغربی بنگال، مشرقی پاکستان اور آسام پر مشتمل ایک اشتراکی مملکت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر وہ مشرقی پاکستان کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔

صدر ایوب نے کل چاٹگانگ کے شہریوں سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کی سلامتی اقتصادی ترقی اور عوام کی اخلاقی سماجی اور سیاسی نشاۃ ثانیہ کے مسائل پر روشنی ڈالی۔ آپ نے صوبہ کو یقین دلایا کہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ پر عملدرآمد کے بعد مشرقی پاکستان کا نقشہ ہی بدل جائے گا۔

مشرقی پاکستان کے عوام کو کمیونسٹوں کی طرف سے ہوشیار رہنے کی تلقین کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا "یہ کمیونسٹ کلکتہ میں اپنے مرکز سے کام کر رہے ہیں۔ یہ مغربی بنگال، مشرقی پاکستان اور آسام میں اشتراکی مملکت قائم کرنا چاہتے ہیں اور اپنے اس انتہائے مقصود کے پیش نظر وہ مشرقی پاکستان پر حریصانہ نگاہیں ڈال رہے ہیں۔ ان کے ایجنٹ چوری چھپے مشرقی پاکستان میں داخل ہو رہے ہیں تاکہ وہ یہاں افراتفری پھیلا کر اپنے حق میں رائے عامہ تیار کر سکیں۔ ابھی ان لوگوں نے علانیہ کام شروع نہیں کیا۔"

صدر ایوب نے کہا ممکن کوئی شخص یہ سوال کرے کہ اگر کمیونسٹوں نے مشرقی پاکستان پر قبضہ کر بھی لیا تو اس سے آخر کیا نقصان پہنچے گا، کیونکہ مشرقی پاکستان کی موجودہ حیثیت بہر حال برقرار رہے گی۔ اس سلسلہ میں میرا جواب یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ مشرقی پاکستان وہیں رہے گا جہاں وہ اس وقت ہے۔ لیکن مشرقی پاکستان کے عوام (کمیونسٹوں کے) غلام ہو کر رہ جائیں گے۔

صدر نے کہا کہ کمیونسٹوں کو عوام کی فلاح و بہبود مقصود نہیں۔ انہیں محض اپنے مفاد اور فروغ کی فکر لاحق ہے اس لئے میں آپ کو ان کی سرگرمیوں سے خبردار کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

صدر نے کہا اس وقت مشرقی پاکستان میں کمیونسٹوں نے ملک میں وفاقی حکومت، پارلیمانی نظام، براہ راست انتخابات اور مغربی پاکستان میں ون یونٹ ختم کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ یہ لوگ عوام کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ کمزور مرکز کی صورت میں ہی انہیں فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ صدر نے پوچھا کہ کمزور مرکز کی صورت میں ملک کا کیا حشر ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ایک کمزور مرکز لوگوں کو ایسے عناصر (کمیونسٹ) سے محفوظ نہیں رکھ سکے گا اور ملک تباہی کے کنارے پہنچ جائیگا۔

آپ نے امید ظاہر کی کہ دوسرے پنجسالہ منصوبے کی مدت کے اختتام تک مشرقی پاکستان کے ہر شعبہ زندگی میں اچھی خاصی ترقی محسوس ہونے لگے گی۔ آپ نے کہا ماضی میں اس صوبے کی ترقی کے لئے جو روپیہ مختص کیا جاتا رہا ہے اسے مناسب طریقے پر استعمال نہیں کیا جاتا رہا۔ بعض لوگوں میں اس سلسلے میں یہ غلط خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ مرکزی حکومت کو مشرقی پاکستان سے کوئی ہمدردی نہیں۔ صدر نے کہا ہمدردی بذاتِ خود اس وقت تک عوام کے دکھ درد دور کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک عوام خود اپنی ذمہ داری محسوس کر کے موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔ آپ نے کہا انقلابی حکومت کی کوشش یہ ہے۔ کہ مشرقی پاکستان کے عوام کا معیارِ زندگی بلند ہو جائے۔ اور وہ صوبے کے وسائل سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے قابل بن جائیں۔ اب حکومت کی طرف سے ڈویژنل کمشنروں اور ضلع افسروں کو وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں۔ تاکہ ترقیات کے پروگرام کی تکمیل کے لئے آزادانہ کام کر سکیں۔ صدر نے کہا:۔

اس صوبے میں پانی اور بجلی کا ترقیاتی ادارہ پہلے ہی قائم ہے۔ جو صوبے کے وسائل سے فائدہ اٹھانے کے منصوبوں کی تکمیل میں مصروف ہے صدر نے افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا۔ کہ اس صوبے کے دولت مند لوگ صنعتوں میں روپیہ لگانے کی طرف بالکل توجہ مبذول نہیں کرتے آپ نے ایسے لوگوں پر زور دیا کہ وہ صوبے کی صنعتی ترقی میں ہاتھ بٹائیں۔

پرویز سوپ فیکٹری (رجسٹرڈ)
لکڑ منڈی لائلپور کا
تیار کردہ
صابن ۱۹۸ اسپیشل کوالٹی
قیمت فی سیر ایک روپیہ آٹھ آنہ
صابن ۱۳۶ قیمت فی سیر ایک روپیہ چھ آنہ
ربوہ میں ملنے کے پتے:۔
(۱) امین کریانہ سٹور گول بازار ربوہ
(۲) لاہور ہاؤس غلہ منڈی ربوہ
(۳) خواجہ عبدالحی غلہ منڈی ربوہ

بے بی ٹانک
(۱) بچوں کو کمزور اور لاغر کر دینے والی امراض کیلئے اکسیر ہے (۲) بچوں کے پرانے اسہال (دست) قے۔ دودھ ہضم نہ ہونے اور مٹی اور کوئلہ وغیرہ کھانے کی عادت کا بہترین علاج ہے (۳) یہ دوا بچوں کے سوکھا پن (سایہ) کو دور کر کے کمزور سے کمزور بچوں کو بھی بفضلہ تعالیٰ خوب تندرست و توانا بنا دیتی ہے (۴) اس کے استعمال سے بچے دانت نہایت آسانی سے اور بغیر تکلیف کے نکالتے ہیں (۵) نرم اور کمزور ہڈیوں والے ڈھیلے ڈھالے بچے جو لڑھک لڑھک پڑتے ہوں یا جن کے اعضاء ڈھیلے اور بدوضع ہوں اس ٹانک کے استعمال سے مضبوط اور متناسب الاعضاء ہو جاتے ہیں (۶) یہ دوا رکی ہوئی نشوونما والے کمزور بچوں کی نشوونما کو تیز کر دیتی ہے۔ اس لئے جو بچے دیر سے چلنا اور بولنا سیکھتے ہیں ان کے لئے ازحد مفید ہے (۷) جن عورتوں کے پہلے بچے کمزور پیدا ہوتے ہوں ان کو بچہ کی پیدائش سے دو تین ماہ پہلے یہ دوا استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ آئندہ بچے تندرست مضبوط اور خوبصورت پیدا ہوں گے۔ قیمت ایک ماہ کورس تین روپے۔ پندرہ روزہ کورس ایک روپیہ دو آنے آٹھ روزہ کورس ایک روپیہ۔
مینجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی۔ تندرستی اور علاج کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ آنکھوں کو گرد و غبار اور گرمی کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ بچوں، عورتوں، مردوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ متعدد جڑی بوٹیوں کے جوہر سے تیار کیا گیا ہے۔ بوقت ضرورت ایک ایک سلائی ڈالیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ
ملنے کا پتہ خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

اسلام کا ایک عظیم الشان معجزہ
تمام جہان کیلئے عموماً
سکھ و ہندو اقوام کیلئے خصوصاً
مفت طلب کریں
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

کرشمۂ حکمت
خارش ہر قسم کا کامیاب علاج
قیمت ۱/۴/-
دوائے احمر
دھدر۔ چنبل۔ بالچر۔ گنج اور برص کا سو فیصدی مجرب علاج آزمائش شرط ہے قیمت ۲/۰/-
علاوہ محصول ڈاک
مینجر دواخانہ حکیم عبدالعزیز بکھو کی منزل (سابق دواخانہ طب جدید) چک جھمرہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

"کالی کھانسی" کی
سو فیصدی کامیاب دوائی
نادر دواخانہ مسجد محمود ربوہ سے طلب فرمائیں۔ قیمت چھٹانک دو روپے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴